تاثرات

جن لوگوں پر اللہ نے حج فرض کیا ہے، وہ اس کی تیاریوں میں مصروف ہیں، وہ جماعتوں اور گروہوں کی شکل میں گھروں سے روانہ ہوں گے اور مکہ مکرمہ جاکر سعادتِ حج حاصل کریں گے۔

حج کے لفظی معنی ہیں "قصد اور ارادہ کرنا"۔ لیکن اصطلاحِ شریعت میں ایک خاص طریقے کے ساتھ مکہ مکرمہ اور اس کے بعض مقامات میں حاضر ہونا اور وہاں ایک خاص انداز کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ اس عبادت کے لیے ماہ ذی الحجہ کی بعض تاریخیں اور اوقات مقرر ہیں۔ ان اوقات اور تاریخوں میں اس کو انجام دینے کا نام مناسکِ حج ادا کرنا ہے۔

اسلام نے عبادت کے لیے جو ارکان مقرر کیے ہیں، ان میں ایک رکن نماز ہے۔ یہ دن اور رات میں پانچ وقت محلے کی مسجد میں جاکر ادا کی جاتی ہے۔ یہ مسلمانوں کا روزانہ پانچ وقت کا ایک اجتماع ہے، جس میں وہ ایک دوسرے کے حالات سے باخبر رہتے ہیں۔ اس سے بڑا اجتماع آٹھ دن کے بعد ہوتا ہے، جسے نمازِ جمعہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس سے بھی بڑا سال میں دو مرتبہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر ہوتا ہے۔ لیکن یہ تینوں اجتماع مقامی نوعیت کے ہیں۔ بلاشبہ ایک کے بعد دوسرے اور دوسرے کے بعد تیسرے میں حاضری کا تناسب بڑھتا جاتا ہے، لیکن ان میں مقامیت بہرحال پائی جاتی ہے۔ اس عبادت میں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مسلمان اکٹھے ہوکر اپنے مسائل پر غور کریں اور ان کو جو مشکلات درپیش ہیں، اجتماعی طور پر ان کو رفع کرنے کے لیے کوشاں ہوں۔

مسلمانوں کا ایک سب سے بڑا اور عالم گیر اجتماع سال بھر کے بعد مکہ مکرمہ میں ہوتا ہے۔ اس اجتماع میں دنیا کے کونے کونے سے دور دراز کا سفر کرکے لوگ آتے اور ایک دوسرے سے ملتے اور متعارف ہوتے ہیں۔ خلفائے راشدہ کے زمانے میں اور اس کے بعد بھی اموی اور عباسی دور میں یہ دستور رہا کہ مسلمانوں کے تمام علاقوں اور صوبوں کے والی اور سرکردہ لوگ حج بیت اللہ کے لیے آتے تھے، تاکہ سب ذمہ دارانِ مملکت ایک دوسرے سے ملیں، ان کے مسائل سے آگاہ ہوں اور پھر انھیں حل کرنے کی کوشش کریں۔

یہ مسلمانوں کا ایک عالم گیر اجتماع ہے، اب بھی اسلامی ملکوں کے تمام حاکموں اور سربراہوں کو حج کے موقع پر اکٹھا ہونا چاہیے اور جن مسائل و مشکلات میں وہ مبتلا ہیں، ان پر اجتماعی طور سے غور کرکے [illegible] ساعی ہونا چاہیے۔